مرزا قادیانی نے نبوت کے جو معیار خود بیان کیے، وہی معیار خود اس پر پورے نہیں اترتے ۔ ذیل میں معیارِ نبوت کے ایک اہم نکتے پر مختصر مگر مدلل وضاحت پیش کی جاتی ہے ۔

معیارِ نبوت نمبر 2

مرزا قادیانی کا احتلام

مصنف

مفتی سید مبشر رضا قادری

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم و جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ


+923247448814

معیارِ نبوت نمبر 2

انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا

عقیدۂ اہلِ سنت والجماعت کا ایک مسلم اور متفقہ اصول یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتخب، مطہّر اور محفوظ ہوتے ہیں۔ ان کی ظاہری و باطنی طہارت، اخلاقی بلندی اور جسمانی و نفسانی صفائی اس درجے کی ہوتی ہے کہ عام انسانوں کی وہ کیفیات جن میں ضعفِ نفس، شہوانی غلبہ یا طبعی اضطراب پایا جاتا ہے، انبیاء کے مقامِ نبوت کے منافی سمجھی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام ایسی چیزوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جو ان کے منصبِ نبوت میں تنقیص یا عوام کے لیے شبہ و اشکال کا سبب بنیں۔

احتلام بھی انہی امور میں سے ہے جو بشری ضعف، شہوانی تحریک اور طبعی بے اعتدالی سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی بنا پر اہلِ سنت کے نزدیک یہ بات اصولی طور پر تسلیم شدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اس کیفیت سے محفوظ ہوتے ہیں، کیونکہ وہ نہ صرف شریعت کے مبلغ ہوتے ہیں بلکہ طہارت، عفت اور پاکیزگی میں بھی انسانیت کے لیے عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ نبی کا منصب یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس کی ذاتی زندگی میں ایسی کیفیات نہ پائی جائیں جو عام ذہن میں نفسانی کمزوری کا تصور پیدا کریں۔

زیرِ نظر رسالہ اسی بنیادی اور اہم معیارِ نبوت کو موضوعِ بحث بناتا ہے۔ اس میں یہ واضح کیا جائے گا کہ انبیاء علیہم السلام کو احتلام نہیں ہوتا، اور یہ بات قرآن، حدیث اور عقائدِ اہلِ سنت کی روشنی میں ثابت کی جائے گی۔ اس کے مقابلے میں مرزا غلام قادیانی کے اپنے

اعترافات اور اس کی کتب سے یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ وہ خود احتلام کا شکار ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ یوں ایک طرف معیارِ نبوت ہوگا اور دوسری طرف خود ساختہ مدعیٔ نبوت کی حالت، اور قاری پر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ مرزا قادیانی اس بنیادی معیار پر بھی پورا نہیں اترتا۔

اس تمہید کے بعد آگے چل کر باقاعدہ حوالہ جات، نصوص اور مرزا قادیانی کے صریح اعترافات پیش کیے جائیں گے تاکہ یہ بحث محض دعویٰ نہ رہے بلکہ مستند دلائل اور ناقابل تردید شواہد کے ساتھ مکمل ہو۔

مرزا قادیانی کا اصولی اعتراف

یہ امر نہایت اہم ہے کہ مرزا غلام قادیانی خود اس اصول کو تسلیم کرتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو احتلام نہیں ہوتا اور اس کی وجہ وہ خود ان کی دائمی طہارتِ فکر و خیال کو قرار دیتا ہے۔ چنانچہ اس کا بیٹا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

> ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے۔ اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے۔ اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔
>
> (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 143)

یہ اقتباس اس بات پر مرزا قادیانی کا صریح اور غیر مبہم اعتراف ہے کہ احتلام کا تعلق ناپاک اور شہوانی خیالات سے ہے، اور چونکہ انبیاء علیہم السلام ان خیالات سے بالکلیہ محفوظ ہوتے ہیں، اس لیے وہ اس کیفیت سے بھی محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ گویا مرزا قادیانی کے نزدیک بھی احتلام، نبوی طہارت اور عصمت کے منافی امر ہے، اور یہی اس کا بیان کردہ معیارِ

نبوت ہے۔

اب اسی تسلیم شدہ اصول کی روشنی میں اگلے مرحلے پر یہ دکھایا جائے گا کہ مرزا قادیانی خود اپنے ننگے اور شہوانی خوابوں کا اعتراف کرتا ہے۔ یوں اس کا اپنا مقرر کردہ معیار ہی اس کے دعویٔ نبوت کی نفی کر دیتا ہے، اور وہ اپنے قلم سے خود اپنے باطل ہونے پر مہر ثبت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

مرزا قادیانی کا ننگا اور شہوانی خواب

اب یہاں وہ مثال پیش کی جاتی ہے جس کا وعدہ کیا گیا تھا، تاکہ قاری خود دیکھ لے کہ مرزا غلام قادیانی نے انبیاء کے بارے میں جو معیار خود مقرر کیا تھا، وہی معیار اس نے اپنے ہاتھوں پامال کیا۔

مرزا قادیانی اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے صاف الفاظ میں لکھتا ہے کہ ایک جوان عورت اس کے پاس آئی، اس سے بغل گیر ہوئی، اور اسی لمحے اس کی آنکھ کھل گئی۔ خواب کی پوری تفصیل مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ میں یوں ہے:

> آج میں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں

خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لیئے اشتہار دیئے تھے لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی ۔گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں ۔میں نے کہا یا اللہ آجاوے ۔اور پھر وہ عورت مجھ سے بغل گیر ہوئی اس کے بغل گیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی ۔فالحمد للہ علی ذالک ۔

(تذکرہ صفحہ 174)

یہ خواب اپنی نوعیت، کیفیت اور الفاظ کے اعتبار سے کسی بھی تاویل یا پردہ پوشی کا محتاج نہیں ۔جوان عورت کا آنا، اس کا جسمانی قرب، اور بغل گیر ہونا، سب کچھ صریح شہوانی اور ننگے خواب کی تصویر پیش کرتا ہے ۔

اب یہاں فیصلہ کن نکتہ یہ ہے کہ اسی مرزا قادیانی نے خود یہ اصول بیان کیا تھا کہ انبیاء علیہم السلام کو اس لیے احتلام نہیں ہوتا کہ وہ ناپاک اور شہوانی خیالات کو دل میں آنے ہی نہیں دیتے ،اور چونکہ خیال پاک ہوتا ہے اس لیے خواب بھی پاک ہوتے ہیں ۔مگر یہاں مرزا قادیانی کا اپنا خواب اس کے اس دعوے کی کھلی تردید کر رہا ہے ۔

نتیجہ بالکل واضح ہے:

اگر انبیاء علیہم السلام ناپاک خوابوں اور احتلام سے محفوظ ہوتے ہیں، جیسا کہ مرزا قادیانی خود مانتا ہے، اور اگر مرزا قادیانی کو ایسے ننگے اور شہوانی خواب آتے ہیں، تو لازم نتیجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی نہیں ہوسکتا ۔اس معیار کے تحت بھی وہ اپنے قلم سے خود مدعیٔ کاذب ثابت ہو جاتا ہے ۔

ایک اور خواب ، نہایت سنگین اور فیصلہ کن اعتراف

اب ایک اور خواب پیشِ نظر ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے پہلے خواب سے بھی

زیادہ سنگین، قابلِ توجہ اور فیصلہ کن ہے۔ اس خواب میں مرزا غلام قادیانی خود یہ بیان کرتا ہے کہ ایک چھوٹا بچہ برہنہ حالت میں اس کے سامنے آیا اور اس سے بغل گیر ہوا۔ یہ بیان بھی مرزا قادیانی کے اپنے الفاظ پر مشتمل ہے، جس میں کسی بیرونی تعبیر یا الزام کی حاجت نہیں رہتی۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

> محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے۔ پس مجھے شرم آئی کہ میں اس کی طرف نظر کروں۔ پس اسی حال میں وہ میرے پاس اگیا۔ میں نے اسے کہا کہ کیا وقت نہیں ایا کہ تو صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ پس وہ بہت نزدیک ایا اور بغل گیر ہوا اور وہ اس وقت چھوٹے بچہ کی طرح تھا۔

(تذکرہ صفحہ 242)

یہ خواب اپنی تفصیل اور کیفیت کے اعتبار سے کسی بھی طرح پاکیزہ، روحانی یا نبوی شان کا حامل نہیں۔ ایک طرف برہنہ ہونا، دوسری طرف جسمانی قرب اور بغل گیر ہونا، اور پھر اس کا چھوٹے بچے کی مانند ہونا یہ تمام اجزاء مل کر ایک ایسی تصویر پیش کرتے ہیں جو نبوت کے دعوے کے ساتھ کسی صورت ہم آہنگ نہیں ہو سکتی۔

یہاں اصل نکتہ پھر وہی ہے جو پہلے واضح کیا جا چکا ہے:

مرزا قادیانی خود یہ اصول بیان کر چکا ہے کہ انبیاء علیہم السلام ناپاک اور شہوانی خیالات سے محفوظ ہوتے ہیں، اسی لیے انہیں ایسے خواب نہیں آتے۔ اب اسی کے اپنے بیانات اور خوابوں کی روشنی میں یہ بات طے ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہی مقرر کردہ معیارِ نبوت پر پورا نہیں

اترتا۔

چنانچہ یہ خواب بھی سابقہ خوابوں کی طرح اس حقیقت کو مزید واضح کر دیتا ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت نہ قرآن وسنت کے معیار پر پورا اترتا ہے اور نہ ہی اس کے اپنے بیان کردہ اصولوں پر۔ اس طرح وہ اپنے ہی اعترافات کے ذریعے خود اپنے باطل دعوے کی نفی کرتا ہے۔

احتلام کا صریح ثبوت، مرزا قادیانی کا اعتراف

اب بحث اپنے منطقی اور حتمی مرحلے میں داخل ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کے ننگے اور ناپاک خوابوں کے بعد اگر کوئی یہ کہے کہ اسے احتلام نہیں ہوتا تھا تو یہ بات اس کے اپنے مآخذ ہی سے باطل ثابت ہو جاتی ہے، کیونکہ قادیانی لٹریچر میں اس کا صریح اعتراف موجود ہے۔

مرزا قادیانی کے حالاتِ زندگی مرتب کرنے والے خود لکھتے ہیں:

ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 757)

یہ ایک مختصر مگر نہایت فیصلہ کن عبارت ہے۔ اس میں نہ تاویل کی گنجائش ہے اور نہ انکار کی۔ احتلام کا واقع ہونا بذاتِ خود اس حقیقت پر مہر ثبت کر دیتا ہے کہ مرزا قادیانی انبیاء علیہم السلام کے اس مسلمہ معیار پر پورا نہیں اترتا جسے وہ خود بیان کر چکا تھا۔

یہاں نتیجہ خود مرزا قادیانی کے اپنے اصول سے نکلتا ہے کہ اس کے نزدیک انبیاء علیہم السلام ناپاک خیالات اور ناپاک خوابوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر وہ خود کہتا ہے کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ لیکن اسی مرزا قادیانی کے بارے میں قادیانی کتب گواہی دیتی ہیں کہ اسے احتلام ہوا۔

پس یہ لازم نتیجہ ہے کہ جو شخص احتلام کا شکار ہو، اور وہ بھی اپنے ہی اقرار کردہ معیار کے مطابق، وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ اس طرح مرزا قادیانی اپنے قلم، اپنے اعترافات اور اپنی کتب کے ذریعے خود اپنے دعوائے نبوت کی نفی کرتا ہے۔

یہی اس رسالے کا بنیادی مقصد ہے کہ دعوے نہیں بلکہ مدعی کے اپنے معیار اور اس کے اپنے اقرار کی روشنی میں حق اور باطل کے فرق کو واضح کر دیا جائے۔

نبی کو احتلام نہیں ہوتا از حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا احْتَلَمَ نَبِيٌّ قَطُّ إِنَّمَا الِاحْتِلَامُ مِنَ الشَّيْطَانِ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ''کسی نبی نے خواب میں کبھی احتلام نہیں کیا۔ احتلام تو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔''

(المعجم الاوسط، جلد 8، صفحہ 91، مطبوعہ دار الحرمین)

یہ روایت اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے کہ احتلام انبیاء علیہم السلام کی شان کے خلاف ہے اور اسے شیطانی اثر سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس نبوی فیصلے کی روشنی میں معیارِ نبوت متعین ہو جاتا ہے کہ جس شخص کے بارے میں خود اس کے مآخذ سے احتلام کا ثبوت موجود ہو، وہ اس معیار پر پورا نہیں اترتا۔

اس پورے رسالے میں بحث کی بنیاد خود مرزا غلام قادیانی کے مقرر کردہ معیارِ نبوت اور اہلِ سنت کے مسلمہ اصول پر رکھی گئی ہے، نہ کہ کسی بیرونی الزام یا جذباتی دعوے پر۔ مرزا قادیانی نے واضح الفاظ میں یہ اصول بیان کیا کہ انبیاء علیہم السلام پاکیزہ خیال ہوتے ہیں، ناپاک خیالات کو دل میں آنے نہیں دیتے، اسی لیے انہیں احتلام نہیں ہوتا۔ اس اصول کو

اس نے نہ صرف تسلیم کیا بلکہ انبیاء کی خصوصیت اور امتیاز کے طور پر بیان کیا۔

اس کے مقابلے میں مرزا قادیانی کی اپنی کتب سے درج ذیل حقائق قطعی طور پر ثابت ہو گئے:

اوّل یہ کہ مرزا قادیانی نے خود ایسے ننگے، شہوانی اور جسمانی قرب پر مبنی خوابوں کا اعتراف کیا جن میں عورت سے بغل گیر ہونا اور برہنہ حالت کے مناظر شامل ہیں۔ دوم یہ کہ قادیانی مصادر میں اس کا صریح اقرار موجود ہے کہ اسے احتلام ہوا، اور وہ بھی کسی تاویل یا انکار کے بغیر۔ یہ دونوں امور اس کے اپنے بیان کردہ معیار کے عین خلاف ہیں۔

پھر اس اصول کی تائید میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وہ فیصلہ کن قول سامنے آیا کہ کسی نبی کو کبھی احتلام نہیں ہوا، بلکہ احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس اثر نے اہلِ علم کے ہاں اس مسئلے کو مزید واضح کر دیا کہ احتلام، مقامِ نبوت کے منافی امر ہے، اور انبیاء علیہم السلام اس سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

ان تمام دلائل کو یکجا کرنے سے نتیجہ بالکل واضح، منطقی اور ناگزیر ہے:

اگر انبیاء علیہم السلام کو احتلام نہیں ہوتا، اگر نبی پاکیزہ خوابوں کے سوا کچھ نہیں دیکھتا، اور اگر مرزا قادیانی خود ننگے خوابوں اور احتلام کا اعتراف کرتا ہے، تو وہ اپنے ہی مقرر کردہ معیارِ نبوت اور نصوصِ شرعیہ دونوں کی روشنی میں نبی نہیں ہوسکتا۔ یوں مرزا قادیانی اپنے قلم، اپنی کتابوں اور اپنے اعترافات کے ذریعے خود اپنے دعوائے نبوت کی نفی کرتا ہے۔

یہی اس بحث کا آخری اور قطعی نتیجہ ہے کہ احتلام کے مسئلے میں مرزا قادیانی نہ صرف انبیاء کے معیار پر پورا نہیں اترتا بلکہ خود اپنے تسلیم شدہ اصول کے تحت بھی باطل ثابت ہوتا ہے۔

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَھُمْ۔ (الصافات: ۲۳) اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے نیک باطن تھے۔

ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے۔ اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے۔ اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ لباس کے بارہ میں ذکر ہو رہا تھا، ایک کہتا کہ بہت کھلی اور وسیع موہری کا پاجامہ اچھا ہوتا ہے۔ جیسا ہندوستانی اکثر پہنتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ:۔

''بلحاظ ستر عورت تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا اور افضل ہے۔ اور اس میں پردہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کی تنگ موہری کے باعث زمین سے بھی ستر عورت ہو جاتا ہے۔ سب نے اس کو پسند کیا۔

آخر مرزا صاحب نوکری سے دل برداشتہ ہو کر استعفیٰ دے کر ۱۸۶۸ء میں یہاں سے تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ ۱۸۷۷ء میں آپ تشریف لائے۔ اور لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر قیام کیا اور بتقریب دعوت حکیم میر حسام الدین صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔

اسی سال سر سید احمد خاں صاحب غفرلہ نے قرآن شریف کی تفسیر شروع کی تھی۔ تین رکوع کی تفسیر یہاں میرے پاس آ چکی تھی۔ جب میں اور شیخ الہ داد صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کیلئے لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر گئے تو اثناء گفتگو میں سر سید صاحب کا ذکر شروع ہوا۔ اتنے میں تفسیر کا ذکر بھی آ گیا۔ راقم نے کہا کہ تین رکوعوں کی تفسیر آ گئی جس میں دعا اور نزول وحی کی بحث آ گئی ہے۔ فرمایا:۔

''کل جب آپ آویں تو تفسیر لیتے آویں''

جب دوسرے دن وہاں گئے تو تفسیر کے دونوں مقام آپ نے سنے اور سُن کر خوش نہ ہوئے اور تفسیر کو پسند نہ کیا۔

اس زمانہ میں مرزا صاحب کی عمر راقم کے قیاس میں تخمیناً ۲۴ سے کم اور ۲۸ سے زیادہ نہ تھی۔ غرضیکہ ۱۸۶۴ء میں آپ کی عمر ۲۸ سے متجاوز نہ تھی۔ راقم میر حسن''

ہے اور ایک طرف خدائے تعالیٰ اپنے اس الہام پر بتواتر زور دے رہا ہے۔

''قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ[1]

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدائے تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھیے کہ فتح کس کی ہوتی ہے۔''

(نشانِ آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۹۸، ۳۹۹)

۲۵ر جولائی ۱۸۹۲ء ''۲۵ جولائی ۱۸۹۲ء مطابق ۳۰ر ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ روز دوشنبہ۔ آج مَیں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے تب مَیں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اُٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ مَیں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سُرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سر تک سُرخ لباس پہنے ہوئے شاید جالی کا کپڑا ہے۔ مَیں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دیئے تھے لیکن اِس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ مَیں آ گئی ہوں۔ مَیں نے کہا یا اللہ آ جاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغل گیر ہوئی اس کے بغل گیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازہ پر آ کھڑی ہوئی ہے اور مَیں دالان کے اندر بیٹھا ہوں۔ تب مَیں نے کہا کہ آ روشن بی بی اندر آ جا۔''

(رجسٹر متفرق یادداشتیں از حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۳۳)

اگست ۱۸۹۲ء ''مجھے تین چار روز ہوئے ایک متوحش[2] خواب آئی تھی۔ جس کی یہ تعبیر تھی کہ ہمارے ایک دوست پر دشمن نے حملہ کیا ہے اور کچھ ضرر پہنچاتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا بھی کام تمام ہو گیا۔''

(از مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ۔ مکتوبات احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۵۔ مطبوعہ ۲۰۰۸ء)

۱؎ (ترجمہ از مرتّب) کہہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو۔ اسی طرح وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

۲؎ (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ متوحش خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے متعلق تھی اور اس میں ایک دوست سے مراد بھی آپ ہی ہیں چنانچہ حضرت اقدسؑ اسی مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

''کل کی ڈاک میں آں مکرم کا محبت نامہ پہنچ کر بوجہ بشریت اس کے پڑھنے سے ایک حیرت دل پر طاری ہوئی مگر

مَیں نے سورۂ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اُس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے۔ پس مجھے شرم آئی کہ مَیں اُس کی طرف نظر کروں۔ پس اُسی حال میں وہ میرے پاس آ گیا۔ مَیں نے اُسے کہا کہ کیا وقت نہیں آیا کہ تُو صلح کرے اور کیا تُو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے۔ اُس نے کہا کہ ہاں۔ پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغل گیر[1] ہوا اور وہ اس وقت چھوٹے بچہ کی طرح تھا۔ پھر مَیں نے کہا کہ اگر تُو چاہے تو ان باتوں سے درگذر کر جو مَیں نے تیرے حق میں کہیں جن سے تجھے دکھ پہنچا۔ اور خوب یاد رکھ کہ مَیں نے کچھ نہیں کہا مگر صحت نیت سے اور ہم ڈرتے ہیں خدا کے اس بھاری دن سے جبکہ ہم اس کے سامنے کھڑے ہوں گے اس نے کہا کہ مَیں نے درگذر کی۔ تب میں نے کہا کہ گواہ رہ کہ مَیں نے وہ تمام باتیں تجھے بخش دیں جو تیری زبان پر جاری ہوئیں اور تیری تکفیر اور تکذیب کو مَیں نے معاف کیا۔ اس کے بعد ہی وہ اپنے اصلی قد پر نظر آیا اور سفید کپڑے نظر آئے۔ پھر مَیں نے کہا جیسا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا آج وہ پورا ہو گیا۔

پھر ایک آواز دینے والے نے آواز دی کہ ایک شخص جس کا نام سلطان بیگ ہے جان کُندن میں ہے۔ مَیں نے کہا کہ اب عنقریب وہ مرجائے گا کیونکہ مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے کہ اُس کی موت کے دن صلح ہوگی۔ پھر مَیں نے محمد حسین کو یہ کہا کہ مَیں نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ صلح کے دن کی یہ نشانی ہے کہ اُس دن بہاؤالدین فوت ہوجائے گا۔ محمد حسین نے اِس بات کو سن کر نہایت تعظیم کی نظر سے دیکھا اور ایسا تعجب کیا جیسا کہ ایک شخص ایک واقعہ صحیحہ کی عظمت سے تعجب کرتا ہے اور کہا یہ بالکل سچ ہے اور واقعی بہاؤالدین فوت ہوگیا۔ پھر مَیں نے اس کی دعوت کی اور اُس نے ایک خفیف عُذر کے بعد دعوت کو قبول کرلیا اور پھر مَیں نے اُس کو کہا کہ مَیں نے خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ صُلح بلا واسطہ ہوگی۔ سو جیسا کہ دیکھا تھا ویسا ہی ظہور میں آ گیا اور یہ بدھ کا دن اور تاریخ ۱۲ر دسمبر ۱۸۹۴ء تھی۔'' (سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۸۰،۸۱)

[1] (نوٹ از مولانا جلال الدین شمسؓ) یہ رؤیا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں پوری ہوئی چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

''جب میرا زمانہ آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں ندامت پیدا کی۔ چنانچہ میں ایک دفعہ بٹالہ گیا تو وہ خود مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور مَیں نے دیکھا کہ اُن پر سخت ندامت طاری تھی ...... پھر اللہ تعالیٰ نے اِس رؤیا کو اس رنگ میں بھی پورا فرما دیا کہ ان کے دو لڑکے تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی۔''

(الفضل مورخہ ۲۰ر جولائی ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

٨٠٦١ – حدثنا موسى بنُ هارونَ : نا محمدُ بنُ أبي عُمرَ العَدَني : نا مروانُ بنُ معاويةَ ، عن حميدٍ الطويل .

عن أنسٍ ، أنَّ سعدًا أتى النَّبيَّ ﷺ ، فَقَالَ : يا رسولَ اللَّهِ (ك/١٣٣ – أ)، إنَّ أُمِّي تُوفيتْ ، ولم تُوصِ ، أَفَيَنْفَعُهَا أنْ أتصدَّقَ عنها ؟ قَالَ : « نَعَمْ ، وعَلَيكَ بالمَاءِ[1] » .

* قال موسى بنُ هارونَ : وَهِمَ فيه مروانُ بمكَّةَ ، إنَّما هو : عن حميدٍ ، عن الحسنِ[2] .

٨٠٦٢ – حدثنا موسى بنُ هارونَ : ثنا إبراهيمُ بن المنذرِ الحزاميُّ : نا عبدُ العزيز ابن أبي ثابت : ثنا إبراهيمُ بنُ إسماعيلَ بن أبي حبيبةَ ، عن داودَ بنِ الحصين ، عن عكرمةَ .

عن ابنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ما احْتَلَمَ نبيٌّ قطُّ ، إنَّما الاحْتلامُ مِنَ الشَّيطانِ .

* لم يَروِ هذا الحديثَ بيةَ ، ولا عن ابنِ أبي حبيبةَ
إلا عبدُ العزيز بن أبي .

٨٠٦٣ – حدثنا دِ الأول : نا أبو تُميلةَ ،
عن عبيدِ اللَّهِ بنِ عبدِ
عن جَابرٍ ، أنَّ النبيَّ

* لم يَروِ هذا الحد ، تفرَّدَ به : أبو تُميلةَ[4] .

٨٠٦٤ – حدثنا أبي شيبةَ : نا المطلبُ بنُ
زياد ، عن ابنِ أبي ليلى

المعجم الأوسط
للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني
٢٦٠هـ – ٣٦٠هـ
قسم التحقيق بدار الحرمين
أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد
أبو الفضل عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني
الجزء الثامن
(٧٧٨١ – ٨٩٤٦)
الناشر
دار الحرمين للطباعة والنشر والتوزيع

(١) جاء في « ك » : « بال اء » ، قلت : هو الصواب .
(٢) « مجمع البحرين » (
(٣) « مجمع البحرين » (
(٤) « مجمع البحرين » (

﴿843﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔ جب مَیں نے یہ روایت سُنی تو بہت تعجب ہوا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ پھر بعد فکر کرنے کے اور طبّی طور پر اس مسئلہ پر غور کرنے کے مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ احتلام تین قسم کا ہوتا ہے ایک فطرتی۔ دوسرا شیطانی خواہشات اور خیالات کا نتیجہ اور تیسرا مرض کی وجہ سے۔ انبیاء کو فطرتی اور بیماری والا احتلام ہوسکتا ہے۔ مگر شیطانی نہیں ہوتا۔ لوگوں نے سب قسم کے احتلام کو شیطانی سمجھ رکھا ہے جو غلط ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب مکرم کا یہ خیال درست ہے کہ انبیاء کو بھی بعض اقسام کا احتلام ہوسکتا ہے اور میرا ہمیشہ سے یہی خیال رہا ہے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جب میں نے بچپن میں اس حدیث کو پڑھا تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ تو اس وقت بھی میں نے دل میں یہی کہا تھا کہ اس سے شیطانی نظارہ والا احتلام مراد ہے نہ کہ ہر قسم کا احتلام۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ میر صاحب نے جو فطرتی احتلام اور بیماری کے احتلام کی اصطلاح لکھی ہے یہ غالباً ایک ہی قسم ہے۔ جس میں صرف درجہ کا فرق ہے یعنی اصل اقسام دو ہی ہیں۔ ایک فطرتی احتلام جو کسی بھی طبعی تقاضے کا نتیجہ ہوتا ہے اور دوسرے شیطانی احتلام جو گندے خیالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

﴿844﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشاب کر کے ہمیشہ پانی سے طہارت فرمایا کرتے تھے۔ مَیں نے کبھی ڈھیلہ کرتے نہیں دیکھا۔

﴿845﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اندھیرے میں نہیں سویا کرتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ رات کو اپنے کمرہ میں لالٹین روشن رکھا کرتے تھے اور تصنیف کے وقت تو دس پندرہ موم بتیاں اکٹھی جلا لیا کرتے تھے۔

﴿846﴾ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے گھر سے یعنی والدہ عزیز مظفر احمد نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب ''قادیان کے آریہ اور ہم'' کی نظم لکھ رہے

ہماری دیگر کتب کی فہرست

قادیانی توحید	قادیانی کلمہ
قادیانی کذاب	مرزا قادیانی کے 200 جھوٹ
مرزا قادیانی کی بیان کردہ ضعیف احادیث	مرزا قادیانی چوہڑہ
عقیدہ ختم نبوت	معراج جسمانی (قادیانی اعتراضات کے جوابات)
قادیانی کرتوتیں	قادیانی عقیدہ اجرائے نبوت
عقیدہ حیات مسیح علیہ السلام	قادیانی عقیدہ وفاتِ مسیح علیہ السلام
عقیدہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ	قادیان کا جعلی امام مہدی
مرزا قادیانی مسیح بیماری	مرزا قادیانی کتی دا بچہ
مرزا قادیانی زانی	مرزا قادیانی شرابی
مرزا قادیانی ٹھرکی	مرزا قادیانی حرامی
مرزا قادیانی مسیح گالی باز	زانی ابن زانی (مرزے کا بیٹا بشیر)
مرزا قادیانی دیوث	مرزا قادیانی مسیح ٹٹی موتر
مرزا قادیانی سدومی	مرزا قادیانی مسیح ٹھگ
مرزا قادیانی مسیح افیمی	مرزا قادیانی نامرد
بندروں سوروں کی جماعت احمدیہ	قادیانی نماز
قادیانی مرزا کی مقعد کے چمونے	قادیانی فرشتے
قادیانی فرقے	قادیانیوں کی پہچان
قادیانی مسیح اِن ہیرا منڈی	مرزا قادیانی چور
مرزا قادیانی ابو دارس	مرزا قادیانی مراقی
مرزا قادیانی کی پیدائش	قاضی یار محمد قادیانی کے کارنامے

ان تمام کتب کے حصول کے لیے ہمارے وٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

اپیل برائے مالی معاونت

جامعہ ختمِ نبوت گوجرانوالہ میں تقابل ادیان و مذاہب اور درسِ نظامی کی اعلیٰ تعلیم جاری ہے، جہاں طلبہ کو دینی و علمی میدان میں مضبوط بنیاد فراہم کی جاتی ہے۔موجودہ دور کی شدید مہنگائی کے باعث جامعہ کے تعلیمی و انتظامی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ان حالات میں ہم مخیر حضرات سے دل کی گہرائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ماہانہ بنیادوں پر 20، 30 یا 50 ڈالر (یا اپنی استطاعت کے مطابق) مستقل معاونت فرما کر اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیں۔آپ کا تھوڑا سا تعاون بھی ہمارے طلبہ کی تعلیم اور جامعہ کے انتظامات کے لیے بہت بڑی مدد ثابت ہو سکتا ہے۔فنڈز ارسال کرنے کے لیے جامعہ کا بینک اکاؤنٹ، جیز کیش، یا ایزی پیسہ نمبر درج ذیل ہے:(00923247448814) اللہ تعالیٰ آپ کے رزق میں برکت، صحت و سلامتی، اور دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مخیر حضرات متوجہ ہوں!

مخیر حضرات سے گزارش ہے کہ ہمارے اس رسالے اور دیگر دینی مطبوعات کی اشاعت میں تعاون فرمائیں، تاکہ یہ کتب مسلمانانِ اہلِ حق کے لیے قادیانیت کے فتنہ کو سمجھنے اور اپنے عقائد کے تحفظ میں مؤثر ثابت ہوں۔اگر آپ اس رسالے کی طباعت میں حصہ لینا چاہیں تو براہِ کرم ہمارے فراہم کردہ واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔


+923247448814